443

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

یوم جمعہ

جلد ۲۸	۹ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ھش	۴ رجب ۱۳۵۹ ھ	۹ اگست ۱۹۴۰ء	نمبر ۱۸۰

اسلامی جنگوں پر مخالفین کا اعتراض باطل ثابت ہو رہا ہے

یورپ کے عیسائی معترضین ہمیشہ اسلامی جنگوں پر اور خاص کر ان جنگوں پر جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں ہوئیں۔ اعتراض کرتے رہے ہیں۔ اور ان کی تقلید میں آریہ معترضین بھی اسلام کے خلاف یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ اس نے ظلم اور تشدد کی تعلیم دی۔ اور جبر کے ذریعہ ترقی کی۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام نے مسلمانوں کو مظلومیت کی انتہا تک پہنچ جانے کے بعد مقابلہ کی اجازت دی۔ اور مسلمانوں نے ظلم کو دُور کرکے عدل و انصاف کے قیام کے لئے اور تشدد کو مٹا کر آزادی کو قائم کرنے کے لئے جنگیں کیں۔ مگر یہ بات معترضین کی سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ کہ ظلم وجور کے انسداد کے لئے بھی جنگ کرنا ناگزیر ہو جاتا ہے اور تشدد کے خاتمہ کے لئے بھی جان توڑ مقابلہ کرنے کی ضرورت لاحق ہو جاتی ہے۔ وُہ جنگ کو ہر حالت میں معیُوب اور قابلِ اعتراض قرار دیتے۔ اور ہر پہلو سے اس کی مذمت کرتے۔ لیکن اب حالات اور واقعات ان لوگوں پر ان کی غلطی واضح کر رہے ہیں۔ اور وُہ یہ اقرار کرنے پر مجبُور ہو گئے ہیں۔ کہ جنگ تشدد اور جبر کو دُور کرنے کا کامیاب ذریعہ ہے۔ اور جنگ ہر حالت میں معیُوب نہیں۔ بلکہ کئی مواقع ایسے بھی آجاتے ہیں۔ جبکہ جنگ کرنا ضروری اور لابدی ہوتا ہے۔

عیسائیوں میں اس بات کے احساس کا ثبوت اس سے ملتا ہے۔ کہ حال میں عیسائیت کے ایک بہت بڑے مجاہد کارڈینل ہنسلے نے برطانوی فوجوں کو جو پیغام براڈکاسٹ کیا ہے۔ اس میں کہا ہے۔ کہ:-

"میں آپ لوگوں کو تشدد کے سسٹم کے خلاف جو جنگ کے نہایت مکروہ طریقوں میں خوشی حاصل کرتا ہے۔ ایک مقدس جنگ کے مجاہد سمجھتا ہوں۔ کیونکہ برطانوی فوجیں دُنیا کو جنگل کے وحشی بننے سے بچانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ آپ لوگ عیسائیت کے اصُول پر جو یورپین تہذیب کی اساس و بنیاد ہیں۔ وحشیانہ تشدد کی یورش کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ ہم یورپ اور ساری دُنیا میں منصفانہ امن کا راج پھر سے قائم کرنا چاہتے ہیں۔" (ملاپ ۷ر اگست)

ایک بہت بڑے پادری کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ تشدد اور ظلم کے خلاف جو جنگ کی جائے۔ وہ نہ صرف جائز ہوتی ہے۔ بلکہ "مقدس جنگ" کہلانے کی مستحق ہوتی ہے۔ پھر جنگ دُنیا کو وحشت اور بربریت سے بچانے کے لئے بھی کرنا پڑتی ہے۔ حتیٰ کہ جنگ دُنیا میں منصفانہ امن قائم کرنے کے لئے بھی ضروری ہوتی ہے۔ یہ اور ان کے علاوہ بھی بہت سے فوائد اسلامی جنگوں کے وقت مسلمانوں کے پیش نظر تھے۔ اور دُنیا نے وُہ فوائد حاصل کئے۔ لیکن متعصب پادریوں نے اپنی ناسمجھی کی وجہ سے ان جنگوں کو قابلِ اعتراض قرار دے دیا۔ اور یہاں تک کہدیا۔ کہ جنگ سے کسی بھلائی اور فائدہ کی توقع ہو ہی نہیں سکتی۔ جنگ ہر حالت میں نقصان رساں اور تباہ کن ہے مگر اب جبکہ ان کو خود ضرورت پیش آئی تو جنگ کے فوائد کا اعتراف ہونے لگا۔

اسی طرح ہمارے ہندوستانی معترضین کے حلقہ میں بھی ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں جو جنگ کی ضرورت اور اس کے فوائد کا اعتراف کر رہے ہیں۔ چنانچہ آل انڈیا ہندُو مہاسبھا کے صدر ویر ساورکر نے ایک بیان میں حال میں کہا ہے۔ کہ:-

"ہر حالت میں تشدد کرنا اتنا ہی پاپ ہے۔ جتنا کہ ہر حالت میں عدم تشدد سے کام لینا۔ آپ نے پونا میں تقریر کرتے ہُوئے کہا۔ کہ مسلح دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے ہتھیار اٹھانا نہ صرف ضروری ہے بلکہ ایک اخلاقی فرض ہے۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کا ذکر کرتے ہُوئے کہا۔ کہ وُہ اب کچھ کچھ راہ راست پر آنے لگی ہے۔ اس نے کسی حد تک تشدد کی اجازت دے دی ہے۔ مگر اتنا ہی کافی نہیں اسے بہت آگے قدم بڑھانا چاہیئے۔"

(ہندُو ۶ر اگست)

اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ جہاں ہر حالت میں تشدد سے کام لینا مناسب نہیں۔ وہاں ہر حالت میں عدم تشدد اختیار کرنا بھی پسندیدہ امر نہیں۔ یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ اور اسی کے ماتحت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدہ کے عہد میں جنگیں کی گئیں۔ مسلح دشمن کے مقابلہ میں ہتھیار اٹھا کر وُہ فرض ادا کیا گیا۔ جو قیام امن کے متعلق اسلام نے مسلمانوں پر عائد کیا تھا۔ اور اس پر اعتراض کرنے والے ناداں تھے۔ جن کی نادانی اب بالکل واضح ہو چکی ہے۔ آج تشدد کا مقابلہ کرنے کے متعلق اسلام کی تعلیم پر نہ صرف بڑے زور شور کے ساتھ عمل کیا جا رہا ہے۔ بلکہ اس کی حکمت اور افضلیت کا بھی کھلے بندوں اعتراف ہو رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں شمولیت کا فخر حاصل کرنیوالے جو مخلصین اپنے وعدہ کو پورا نہیں کر سکے ان کیلئے ابھی وقت ہے کہ "موعود خلیفہ" کی دعا اور خوشنودی حاصل کرنیکے لئے ۱۵ اگست تک اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کردیں

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ظہور ۱۳۱۹ہش۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے متعلق ساڑھے نو بجے رات بذریعہ ٹیلیفون لاہور سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ خدا تعالے کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے۔ حضور ایدہ اللہ کل کراچی میل سے کراچی روانہ ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالے۔ وہاں حضور کی ڈاک اور تار کا پتہ کراچی صدر معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب ہوگا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے حرم ام طاہر اور ام متین بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناحال ضعف اور اسہال کی وجہ سے ناساز ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھی جائے۔

آج نماز مغرب کے بعد مسجد محلہ دارالفضل میں خدام الاحمدیہ دارالفضل کا جلسہ ہوا۔ جس میں تحریک جدید کے مطالبات پر مختلف اصحاب نے تقریریں کیں۔

آج بعد عصر کے بعد اچھی بارش ہوئی۔

ریویو

پوتر جیون

یعنی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری گورمکھی میں

جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان نے حال میں ایک اور قابل ستائش دینی خدمت سرانجام دی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پنجابی زبان اور گورمکھی حروف میں شائع کی ہے۔ اور اس طرح سکھ صاحبان کے لئے موقعہ بہم پہونچایا ہے کہ وہ دنیا کے سب سے بڑے مصلح کے پاکیزہ حالات سے صحیح واقفیت حاصل کریں۔ اس مقصد میں جناب شیخ صاحب موصوف کو جسقدر کامیابی ہوئی ہے۔ اس کا اندازہ سکھ معاصر "شیر پنجاب" کے ان الفاظ سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ "گورمکھی میں اس سے پیشتر پیغمبر صاحب کی ایسی اچھی اور مفصل سوانح عمری کوئی نہیں لکھی گئی۔ ہم گورمکھی پڑھے لکھے اصحاب سے اس کے پڑھنے کی سفارش کرتے ہیں"

ہم جہاں شیخ صاحب موصوف کو اس خدمت کے سرانجام دینے پر مبارکباد کہتے ہیں۔ وہاں احباب جماعت سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ لکھے پڑھے اور سنجیدہ سکھوں میں تبلیغ اسلام کے لئے اس نہایت مفید تصنیف سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ یعنی انہیں بطور تحفہ پیش کریں۔ امید ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کے متعلق ان کی عقیدت میں بہت کچھ اضافہ ہو سکے گا۔ انکی کئی ایک غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔ اور وہ اسلام کے قریب آجائیں گے۔ قیمت مجلد ۱۲ ملنے کا پتہ۔ دفتر اخبار نور قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی وصیت اور احمدی جماعتیں

جماعت احمدیہ باڑی پور (کشمیر)

مورخہ ۲ ماہ ظہور ۱۳۱۹ہش بروز جمعہ انجمن احمدیہ باڑی پورہ کشمیر کا ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں جماعت نے اپنے پیارے امام کی درازیٔ عمر کے لئے درد دل سے دعا کی۔ اور صدقہ کی تحریک بھی کی گئی۔ صدقہ کے لئے مبلغ ۹ روپے ۱۲ آنے کی حقیر رقم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال کی گئی۔ خاکسار راجہ غلام محمد خان احمدی چک ایمرچ کشمیر

جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ

جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ نے جونہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی وصیت اخبار الفضل میں پڑھی۔ تمام احباب میں ایک بے چینی اور گھبراہٹ پھیل گئی احباب جماعت نے اکٹھے ہو کر حضرت امیر المومنین کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعائیں کیں اور حضور کی طرف سے حسب ذیل صدقات دیئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کاٹھ گڑھ ۳ بکرے

لجنہ اماء اللہ ۳

جماعت کے باقی احباب نے ۳ بکرے ذبح کر کے گوشت غربا میں تقسیم کیا۔

خاکسار عبدالرحمن

جماعت احمدیہ کلکتہ

۲۵ ماہ وفا ۱۳۱۹ہش کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وصیت اخبار الفضل میں پڑھ کر جماعت کے دوستوں میں کھلبلی مچ گئی۔ ۲۷ ماہ وفا کو مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کا غیر معمولی جلسہ ہوا۔ جس میں سید بدرالدین احمد صاحب کٹکی فنانشل سیکرٹری نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی وصیت پڑھ کر سنائی۔ نیز نہایت دردانگیز لہجہ میں حضور ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی صحت و درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست کی نیز جماعت کے دوستوں کو صدقہ کے لئے تحریک کی۔ جس پر ۱۷ روپے ۶ آنے حضور ایدہ اللہ تعالے کی خدمت بابرکت میں بھیجے گئے۔ کہ حضور جس فنڈ میں چاہیں صرف فرمائیں۔

خاکسار ناصر احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

اخبار احمدیہ

بہت پور ضلع ہوشیارپور میں جلسہ:- ۱۱-۱۲ اگست کو موضع بہت پور ضلع ہوشیارپور میں جماعت احمدیہ کا جلسہ ہو رہا ہے۔ احباب کثرت کے ساتھ اس میں شمولیت اختیار کر کے جلسہ کی رونق بڑھائیں۔ انچارج تحریک جدید

تقرر سیکرٹری مال۔ جماعت احمدیہ ماہل پور ضلع ہوشیارپور کے لئے قاضی محمد ارشاد صاحب ہاشمی کا تقرر بطور سیکرٹری مال منظور کیا جاتا ہے۔ احباب و عہدہ داران مقامی ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال

امتحانات میں کامیابی۔ اس سال پنجاب کالج آف انجنیئرنگ مغلپورہ سے سید تفضل حسین شاہ صاحب نے اوّل اور خلیفہ عبدالمنان صاحب نے بی۔ ایس سی انجنیئرنگ کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ "قادیانی یوم التبلیغ"

اور

"جناب میاں محمود احمد صاحب کے نام کھلی چٹھی" کا جواب

مولوی محمد علی صاحب کا مطالبہ

مولوی محمد علی صاحب نے عنوان مذکورہ کے ماتحت دو ٹریکٹ ۱۰ - جون ۱۹۴۰ء اور ۲ جولائی ۱۹۴۰ء کو لکھے ہیں جن میں تین باتوں کو پیش کیا گیا ہے

۱ - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مخاطب کر کے لکھا ہے :-

"آپ میرے ساتھ تینوں مسائل مختلف فیہا پر بتقرر ثالثان تحریری بحث کر لیں" اور وہ تینوں مسائل یہ ہیں :-

(۱) مسئلہ کفر و اسلام ہے۔ کہ حضورؑ نے اپنے نہ ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ یا نہیں؟

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے دعوائے نبوت سے انکار کیا ہے اور بعد میں اقرار۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعد کسی شخصی خلافت کا سلسلہ قائم کیا ہے جس میں بیعت نہ کرنے والے فاسق ہوں ؛۔

ٹریکٹ "قادیانی یوم التبلیغ" میں مولوی صاحب نے سراسر اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ منسوخ ہو گیا ہے۔ اور کیا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے جواب کا خلاصہ

پیشتر اس کے کہ مولوی صاحب کے پیش کردہ ہر سہ مسائل کے جوابات لکھوں مناسب ہو گا۔ کہ ان کی بورڈ والی تجویز یا فیصلہ بتقرر ثالثان کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمودہ جوابات اختصار سے ان کے پیش کر دوں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹ - جولائی کو جو خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس میں حضور فرماتے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب تو یہ کہتے ہیں :- کہ

"میں تین ماہ سے ایسے طریق فیصلہ کے لئے بلا رہا ہوں۔ مگر میرے خیال میں وہ غالباً ۱۹۱۵ء سے یہ طریق پیش کر رہے ہیں۔ گویا ۲۳ سال ان کی اس تجویز پر گزر چکے ہیں۔ اور میں نے اس ۲۳ سال کے عرصہ میں اسے قبول نہیں کیا بلکہ کئی دفعہ اس کا جواب بھی دے چکا ہوں۔ اس تجویز پر اول تو مجھے یہ اعتراض ہے۔ کہ مذہبی عقائد کا فیصلہ کوئی دوسرا شخص کرے۔ وہ پانچ آدمی تو الگ رہے۔ جو وہ ہماری جماعت سے منتخب کریں گے۔ اور وہ بھی الگ رہے۔ جو میں ان میں سے کروں گا۔ میں تو مذہبی عقائد کے بارے میں اپنی بیوی۔ بیٹیوں۔ اور بھائیوں کا فیصلہ بھی منظور کرنے کو تیار نہیں۔ مجھے شریعت میں کوئی ایسی چیز نہیں ملتی۔ کہ خدا تعالےٰ کے سامنے میرے عقائد کے متعلق کوئی دوسرا شخص جوابدہ ہو سکے گا۔ اس کے لئے میں خود ہی جواب دہ ہو سکتا ہوں"

دوسرا جواب حضورؑ نے یہ دیا ہے۔ کہ فیصلہ کرنے والے کوئی عالم آدمی ہی ہونگے اور وہ تو پہلے سے ان مسائل پر سالہا سال غور کرنے کے بعد ایک نتیجہ تک پہونچ چکے ہیں۔ یا مولوی صاحب یہ پیش کریں۔ کہ انہوں نے اب کوئی نئے حوالجات تلاش کئے ہیں جو اب تک پیش نہیں ہوئے ؛

تیسرا جواب حضورؑ نے یہ دیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ممکن ہے ایک شخص چرب زبانی کے ماتحت مجھ سے بھی غلط فیصلہ کرا لے۔ اور اس کی چرب زبانی کو سنکر میں یہ سمجھوں کہ یہی سچا ہے۔ لیکن ایسا شخص یاد رکھے۔ کہ میرا اس کے حق میں فیصلہ کرنا اسے خدا کی گرفت سے بچا نہیں سکتا۔ پس جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ خیال فرماتے ہیں۔ کہ فیصلہ کراتے وقت مجھے بھی ایک شخص دھوکا دے سکتا ہے۔ تو اور کون ایسا جج ہو سکتا ہے جس سے غلطی نہ ہو سکے۔ دنیوی امور میں چونکہ صرف حقوق کا سوال ہوتا ہے۔ وہاں جج غلطی بھی کرتا ہے۔ تو اُسے تسلیم کر لیا جاتا ہے کیونکہ شخصی حقوق کی نسبت قومی امن مقدم ہوتا ہے۔ مگر دینی معاملہ میں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پس عقائد کے بارہ میں کسی کے فیصلہ کے کوئی معنے ہی نہیں

طریق فیصلہ

اس کے مقابلہ میں حضور نے ایک ایسا طریق فیصلہ پیش فرمایا ہے۔ جس میں کسی فرد کو دینی عقائد میں جج بنانے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ چنانچہ حضورؑ نے تجویز فرمایا۔ کہ ہم میں سے ہر دو کے صحیح عقائد وہی ہو سکتے ہیں۔ جن کو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں پیش کرتے رہے ہیں۔ پس اس زمانہ میں مولوی محمد علی صاحب جن عقائد کو پیش کیا کرتے تھے۔ میں انہیں ان کی تحریرات سے نکال کر ان کے سامنے پیش کر دیتا ہوں وہ ان کے نیچے یہ لکھ دیں۔ کہ آج بھی میرے یہی عقائد ہیں۔ اسیطرح وہ میری اسوقت کی تحریرات کو نکالکر میرے سامنے رکھدیں۔ اور میں اس کے نیچے لکھدونگا۔ کہ آج بھی میرے یہی عقائد ہیں۔ پھر دونوں کے عقائد کتابی صورت میں شائع کر دیئے جائیں۔ جن کے ساتھ ہی ہماری یہ تحریریں بھی شامل ہوں۔ کہ ہمارے عقائد آج بھی یہی ہیں۔ ہاں ایک امر کا ہر فریق کو حق ہوگا کہ اگر اس کی کسی تحریر کا کوئی اقتباس ناقص ہو۔ تو وہ اسی وقت کی اپنی کسی تحریر سے اسے مکمل کر دے۔ یہ تشریحی عبارتیں بھی ہر دو کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی ہی ہوں گی۔ پس فیصلہ کا آسان طریق یہی ہے ؛

پہلا مسئلہ کفر و اسلام کا ہے۔ جسے مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ان ہر دو ٹریکٹوں میں بار بار مختلف پیراؤں میں دوہرایا ہے۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ مسئلہ فرع ہے ایک اصل کی اور وہ اصل یہ ہے۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ نبوت کیا۔ اگر حضورؑ نے دعوئے نبوت کیا۔ تو یقیناً آپ کے منکر کافر ہوں گے۔ لیکن اگر حضور نے دعوئے نبوت نہیں کیا۔ تو آپ کا منکر کافر نہیں ہوگا۔ پس اس کے ساتھ ہی مسئلہ نبوت بھی آ جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بات بھی زیر بحث آ جاتی ہے۔ کہ کب اور کس زمانہ میں حضورؑ نے نبوت کا دعوئے کیا۔ اور اسی امر پر گفتگو ہونی چاہیئے ؛

مسئلہ نبوّت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض جگہ اپنی نبوت سے انکار کیا ہے۔ مگر بعض حوالوں سے ثابت ہے۔ کہ حضور اپنے تئیں انہی معنوں میں نبی سمجھتے تھے۔ جن معنوں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلے نبی سمجھے جاتے تھے۔ ان حوالوں کے پیش نظر ہم اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ سنہ ۱۹۰۱ء سے قبل حضور اپنے دعوے کو محدثیت قرار دیتے تھے۔ اور سنہ ۱۹۰۱ء کے بعد اسی دعویٰ کو نبوت کے نام سے موسوم فرمانے لگے۔ ان دونوں زمانوں میں صرف لفظ کی تبدیلی ہوئی ہے۔ مفہوم میں کوئی فرق نہیں آیا۔ فرق صرف نام رکھنے میں ہوا ہے۔ اور اسم اور لفظ کا فرق مسمّی اور معنی کے فرق پر دلالت نہیں کرتا۔

حضور کی نبوت کا مفہوم مندرجہ ذیل امور کا مجموعہ ہے :-

(۱) یہ کہ آپ کثرت مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہیں ؛

(۲) آپ پر کثرت سے امور غیبیہ کا اظہار ہوتا ہے ؛

(۳) آپ لوگوں کی طرف اصلاح کے لئے مبعوث کئے گئے ؛

(۴) یہ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کا نام نبی مقرر فرمایا ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی مجموعہ کے پائے جانے کی وجہ سے ہم پہلے انبیاء کو نبی سمجھتے ہیں۔ اور یہ مفہوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں براہین احمدیہ کے زمانہ سے وفات تک پایا گیا۔ پس مفہوم نبوت میں اور آپ کے نبی ہونے میں ابتدا سے انتہا تک کوئی فرق نہیں آیا۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ ۱۹۰۱ء سے پیشتر آپ اس مفہوم کا نام محدثیت قرار دیتے تھے۔ اور ۱۹۰۱ء کے بعد جیسا کہ ایک غلطی کے ازالہ میں حضور نے لکھا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس مسئلہ کی آپ پر زیادہ وضاحت کر دی گئی۔ اور یہ امر آپ کو اللہ تعالیٰ نے بخوبی ذہن نشین کر دیا۔ کہ نبوت صرف اسی مفہوم کا نام ہے۔ کتاب۔ شریعت جدیدہ لانا۔ پہلی شریعت کے کچھ احکام منسوخ کرنا یا بغیر کسی نبی کی اطاعت کئے ہوئے براہ راست نبی بننا نبوت کے مفہوم میں داخل نہیں۔

پس حضور نے اپنے دعوے میں غلطی نہیں کھائی۔ جس بات کا حضور کو ابتدا میں دعوے تھا۔ بعینہٖ بغیر کسی فرق کے آپ آخر تک اسی مفہوم اور بات کے مدعی تھے۔ اب اگر کوئی شخص یہ پوچھے۔ کہ پھر حضور نے لفظ نبوت سے کیوں انکار کیا۔ تو اس کا جواب حضور نے خود حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹۔۱۵۰ پر دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

"اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔"

پس یہ عبارت نہایت واضح مفہوم پیش کرتی ہے۔ کہ فضیلت میں تبدیلی نبوت کے مسئلہ میں تبدیلی کے باعث ہوئی ہے کیونکہ حضور یہ نہیں فرماتے۔ کہ صریح طور پر مجھے افضل قرار دیا گیا۔ بلکہ فرماتے ہیں۔ کہ خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اور اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوائے نبوت

اب حضور کے دعوائے نبوت کے متعلق چند ایک مختصر حوالجات مولوی محمد علی صاحب کی تحریرات سے پیش کئے جاتے ہیں۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

(۱) "انبیاء علیہم السلام شہرت پسند نہیں ہوتے۔ چنانچہ یہی حالت ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ ۔ ۔ ۔ اور آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے مامور اور نبی کر کے بھیجا ہے۔ وہ بھی شہرت پسند نہیں۔ یہی سنت قدیم سے انبیاء کی چلی آئی ہے"
(ریویو اردو جلد ۴ صفحہ ۱۳۱۔۱۳۲)

(۲) یہی وہ آخری زمانہ ہے جس میں موعود نبی کا نزول مقدر تھا۔ جلد ۶ صفحہ ۸۳

(۳) ھو الذی بعث فی الامیین تا ھو العزیز الحکیم ترجمہ خدا تو وہ ہے جس نے امی لوگوں میں سے یہ رسول مبعوث کیا۔ نیز آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم ہوگی۔ ۔ ۔ ۔ اور ان میں بھی اسی طرح نبی مبعوث ہوگا۔

مسئلہ کفر و اسلام

مسئلہ نبوت اور تبدیلی عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو واضح کرنے کے بعد اب ہم مسئلہ کفر و اسلام کو لیتے ہیں مولوی صاحب موصوف نے محض جذباتی عبارتوں سے اس ٹریکٹ کو مرصع کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ اور حقیقت اور مغز کو چھوڑ گئے ہیں فرماتے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار اسلام کے دائرہ میں انسان کو داخل کر دیتا ہے وبس۔ لیکن اس سے بڑھ کر ایک اور حدیث ہے۔ جس میں صرف من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ بھی مذکور ہے۔ پس ادنےٰ شرط تو دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی محض توحید کا اقرار ہوا۔ اور یہی وہ عقیدہ ہے۔ جو مرتد ڈاکٹر عبدالحکیم نے اختیار کیا تھا۔ کہ رسولوں پر ایمان دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے ضروری نہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی مغفرت کا ذریعہ نہیں۔ پس یہ وہ راستہ ہے جو نہایت خطرناک ہے۔ جسے اس سے قبل بعض افراد نے اختیار کر کے اپنے آپکو تباہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی بیماری کو دیکھتے ہوئے حقیقۃ الوحی لکھی جس میں حضور فرماتے ہیں۔

"یہ بات کسی ادنےٰ عقل والے پر بھی پوشیدہ نہیں۔ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ سے ہمارے اس زمانہ تک تمام اسلامی فرقوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اسلام کی حقیقت یہی ہے۔ کہ جیسا کہ ایک شخص خدا تعالےٰ کو واحد لاشریک سمجھتا ہے۔ اور اس کی ہستی اور وجود اور وحدانیت پر ایمان لاتا ہے۔ ایسا ہی اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لاوے۔ اور جو کچھ قرآن شریف میں مذکور و مسطور ہے سب پر ایمان رکھے"۔ صفحہ ۱۱۵

نیز فرماتے ہیں۔

"چونکہ قدیم سے اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے۔ خدا کی شناخت کرنا نبی کی شناخت کرنے سے وابستہ ہے۔ اس لئے یہ خود غیر ممکن اور محال ہے۔ کہ بجز ذریعہ نبی کے توحید مل سکے۔ نبی خدا کی صورت دیکھنے کا آئینہ ہوتا ہے۔ اس آئینہ کے ذریعہ خدا کا چہرہ نظر آتا ہے۔" صفحہ ۱۱۲

تریاق القلوب کا جو حوالہ مولوی صاحب نے لکھا ہے۔ اس کے متعلق حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ پر سوال ۴ کے جواب میں حضور نے اس بات کو پورے طور پر واضح کر دیا ہے کہ

"خدا تعالےٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہونچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے"

نیز فرماتے ہیں۔

"یہ عجیب بات ہے، کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔ کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا۔ کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ خدا پر افترا کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے۔" پس مولوی صاحب کا یا دیگر غیر مبایعین کا یہ خیال کہ آپ کی تکفیر تو انسان کو کافر بنا دیتی ہے۔ مگر آپکا محض انکار کافر نہیں بناتا۔ یہ ایسا نادرست باطل اور جائے تعجب خیال ہے جسے حضور کی طرف منسوب کرنا قطعاً درست نہیں۔

پس یاد رہے کہ شریعت کی بنا ظاہر پر ہے۔ جو لوگ بھی حضور کے منکر ہیں۔ وہ کسی نہ کسی رنگ میں دائرہ کفر میں گھرے ہوئے ہیں۔ خواہ خود ایمان نہ لا کر یا ایمان نہ لانے والوں کی تائید کر کے۔ چنانچہ اس کی تائید میں حضور کا ایک حوالہ درج کرتا ہوں جس سے تکفیر اہل قبلہ کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ "میں دیکھتا ہوں۔ کہ جس قدر لوگ میرے پر ایمان نہیں لائے وہ سب کے سب ایسے ہیں۔ کہ ان تمام لوگوں کو وہ مومن جانتے ہیں۔ جنہوں نے مجھے کافر ٹھہرایا ہے۔ پس میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا۔ لیکن جن میں خود انہیں کے ہاتھ سے ان کی وجہ کفر پیدا ہو گئی۔ ان کو کیونکر مومن کہہ سکتا ہوں۔"

پس یہ عبارت اپنے الفاظ اور مفہوم کے لحاظ سے واضح ہے۔ کہ جس قدر لوگ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان نہیں لائے۔ وہ سب کے سب آپ کے نزدیک کافر ہیں۔ اور ان کے اہل قبلہ ہونے کے باوجود انہیں کسی طرح مومن نہیں کہا جا سکتا۔

اسمی اور رسمی مسلمان

مولوی صاحب کے الفاظ رسمی اور اسمی مسلمان کا یہ جواب ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا من القرآن الا رسمہ۔ پس وہ پہلے سے ہی اسمی اور رسمی مسلمان رہ گئے ہیں۔ اور اس بات کا مسلمانوں کو خود اقرار ہے۔ کہ ان سے اسلام کی حقیقت جاتی رہی اور وہ نام کے مسلمان ہیں۔

پس اصطلاحی اور اسمی اور رسمی طور پر تو ہم بھی مسلمانوں کو مسلمان کہتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے مطابق وہ یقیناً مسلمان نہیں رہے۔ اور خود مولوی محمد علی صاحب بھی منکرین مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الکفر دون کفر کے ماتحت کافر یعنے فاسق تو قرار دیتے ہیں۔ پس اگر مولوی صاحب بڑے بڑے عالم اور نمازی مسلمان کو فاسق کافر کہہ لیتے ہیں۔ تو ہمیں سیدھی سادھی خدا لگتی کیوں نہیں کہنے دیتے۔ اور اس سے وہ لوگوں کو ہمارے خلاف کیوں اکساتے ہیں۔ اگر آج بھی ایک انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ کر فاسق کافر کی حیثیت کا مسلمان بنتا ہے۔ تو ایسے مسلمان بنانے کی بجائے اسے کلمہ کی حقیقت بتا کر پکا اور حقیقی مسلمان بنانے سے ان کا کیا بگڑتا ہے۔ کہ ساتھ ہی اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی بشارت بھی سنا دیں۔ اور اسے ایک کامل الایمان مسلمان بنا دیں۔

مسئلہ خلافت

تیسرے نمبر پر مسئلہ خلافت ہے اس کے متعلق ایک اصولی سوال ہے اور وہ یہ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک انجمن ہی آپ کی خلیفہ تھی۔ تو یہ فرمائیں۔ کہ اس انجمن کے ان تمام ممبروں نے جو آپ کے نزدیک اس وقت بھی اس خیال کے حامی تھے۔ حضرت مولٰنا مولوی نور الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت خلافت کیوں کی۔ اور ان کو بیعت کی ضرورت کیا پڑی تھی۔ انہیں تو حضرت مولوی صاحب کو مجبور کرنا چاہیئے تھا۔ کہ آپ اپنے نام کے ساتھ لفظ خلیفہ استعمال نہ کریں ہم انجمن کے ممبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الوصیت کے مطابق خلیفہ موجود ہیں مگر ایسا نہیں ہوا۔

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد سلسلہ خلافت کی زبردست دلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الوصیت کا ارشاد ہے۔ حضور الوصیت ص۶ و ص۷ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "خدا تعالےٰ جب رسولوں اور نبیوں کے ذریعہ تخم ریزی کروا دیتا ہے۔ تو بظاہر ان کو ایسے وقت میں وفات دیتا ہے۔ جو کہ ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دیتا ہے۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے ..... غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قوت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالےٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوئے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنے خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔"

آگے حضور اپنی وفات کا ذکر کر کے فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ تمہارے لئے دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا۔"

حضور کی یہ ہر دو عبارتیں اپنے مفہوم میں بہت واضح ہیں۔ مگر میں آسانی پیدا کرنے کے لئے ان سے دو نتائج مرتب کر کے ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

اوّل:۔ ایک شخص کہہ سکتا تھا کہ حضور کی وفات کے بعد جو قدرت ثانیہ ظاہر ہو گی۔ ممکن ہے قدرت ثانیہ سے مراد انجمن ہی ہو۔ اس شبہ کا ازالہ حضور نے اس لطیف مثال سے کر دیا ہے۔ کہ میرے بعد اسی طرح قدرت ثانیہ ظاہر ہو گی۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضؓ کے وجود میں ظاہر ہوئی۔ پس حضرت ابوبکر رضؓ کا وجود جیسے ایک معین شخصی خلافت کا مصداق تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد وقوع پذیر ہونا تھا۔ اس کی ایک مثال قرآن کریم سے پیش کرتا ہوں فرمایا انا اوحینا الیک اب اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کیسے وحی ہوئی۔ وحی نحل۔ وحی ولائت یا وحی نبوت۔ مگر کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ کے الفاظ نے اس عمومیت کو معین کر دیا۔ کہ انا اوحینا الیک میں وحی نبوت ہی مراد ہے۔ پس اسی طرح قدرت ثانیہ سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہٗ کی خلافت کے مطابق شخصی خلافت ہی ہے۔

پھر پیشگوئی کی حقیقت اس کے واقعہ ہونے پر کھلتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت کو قدرت ثانیہ ملنے والی تھی۔ حضور کی وفات پر جو چیز جماعت نے اختیار کی۔ اور جو نعمت اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسے عطا ہوئی۔ وہ صرف اور صرف حضرت مولٰنا نور الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا وجود خلیفہ کے رنگ میں تھا۔ کہ تمام جماعت نے متفقہ طور پر آپ کی بیعت خلافت کی یہی ایک واقعہ ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد وقوع پذیر ہوا۔ پس واقعات نے ثابت کر دیا۔ کہ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہی تھی۔

اگرچہ مولوی محمد علی صاحب کے پیش کردہ امور پر بڑی شرح و بسط سے اب تک لکھا گیا ہے۔ اور تحقیق کرنے والے انسان کے لئے بہت سی کتب موجود ہیں۔ لیکن اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے مولوی صاحب کے ہر چہار امور پیش کردہ کے جوابات درج کر دیئے گئے ہیں۔

خاکسار

محمد نذیر قریشی۔ مبلغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار

"ایک دوست نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ اگلے روز حضور نے فرمایا تھا۔ "مرزا صاحب کا انکار ہمارے اور مخالفوں کے درمیان بغاوت کا مقدمہ ہے" یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی ہے "جن کا انکار جہالت کی وجہ کر ہے ان کو کس طرح ملزم کہا جائے"؛ فرمایا "گورنمنٹ کے قانون کا نہ جاننا کوئی عذر نہیں ہے" اس دوست نے عرض کیا۔ گورنمنٹ کو چونکہ دلوں کا پورا علم نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ سزا دینے میں معذور ہے۔ اور اللہ تعالےٰ تو علیم بذات الصدور ہے۔ فرمایا "اگر یہی بات ہے تو پھر تلوار مظلوم کو کیوں کاٹتی ہے"۔ (بدر ۱۳ اپریل ۱۹۱۱ء) غیر مبائع دوست غور فرمائیں۔

خاکسار عبد الکریم خان

ہر قسم کی طبی ضرورتوں کے لئے طبیہ عجائب گھر قادیان کی خدمات سے فائدہ حاصل کریں! پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

گولڈکوسٹ (مغربی افریقہ) کی سالانہ تبلیغی رپورٹ

احمدیہ دارالتبلیغ گولڈکوسٹ کے انچارج مبلغ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر عرصہ زیر رپورٹ ۱۹۴۰-۴۱ء میں بہت محنت سے کام کرتے رہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کو قابل قدر کامیابی حاصل ہوئی۔ اور مخالفین کو عبرت انگیز نشانات دکھائے۔ مثلاً بعض مخالف مولویوں نے شرارت سے یہ پروپیگنڈہ شروع کیا۔ کہ اگر امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے تو گولڈکوسٹ میں زلزلہ کیوں نہیں آیا۔ علاقوں میں جلسے کر کے ان کے اس پروپیگنڈا کا اثر زائل کرنے اور زلازل سے دنیا کے تباہ ہونے کے واقعات بتائے جا رہے تھے اور یہ بھی واضح کیا جا رہا تھا کہ یہ انذاری نشان بہت سے مقامات پر واقع ہو چکے ہیں تم ان سے عبرت پکڑو اور اپنے لئے زلزلہ کا عذاب نہ مانگو۔ ہمارا یہ تین ہفتہ کا پروگرام ابھی پورا نہیں ہوا تھا کہ خدائے غیور نے سرزمین گولڈکوسٹ کو شدید زلزلہ سے ہلا دیا۔ اور بیسیوں جانیں ضائع ہوئیں اس نشان کو دیکھ کر بہت سے لوگ جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

تبلیغ

عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۰۵ دیہات میں تبلیغ کی گئی ۴۳۰ لیکچر دیئے گئے جن میں سامعین کی تعداد ۳۹۰۸۵ تھی ۳۶۳ ۲۴ دوستوں کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی گئی اس عرصہ میں ۴۲۸ نفوس سلسلہ میں داخل ہوئے اس عرصہ میں ۴ مقامی مبلغین کی خدمات حاصل کی گئیں جو انچارج مبلغ گولڈکوسٹ کی ہدایات کے ماتحت علاقہ میں کام کرتے رہے۔ دوران سال میں ۶۲ کتب اور ۵ ہزار تبلیغی اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ اور لائبریری کی ۲۳۸ تبلیغی کتب ہر مذہب و ملت کے دوستوں کو عاریۃً برائے مطالعہ دی گئیں۔ علاقہ کے بیس سے زائد قبائلی سرداروں کو تبلیغ کی گئی۔

تالیف و تصنیف

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک سو صفحہ کا تبلیغی رسالہ عربی میں لکھا گیا۔

تعلیمی مدارس

اس جگہ آج کل اقتصادی حالت کے گر جانے کی وجہ سے جماعت بھی مالی تنگی میں ہے اس لئے مدارس کا مالی بوجھ کماحقہ اٹھانا مشکل ہو رہا ہے تاہم اس علاقہ میں چار احمدیہ سکول بفضل خدا اپنے اعلیٰ نتائج کے ساتھ چل رہے ہیں۔

مبلغین کلاس

اس جماعت میں ۱۱ مخلص احمدی دوست انچارج مبلغ سے عرصہ زیر رپورٹ میں تربیت حاصل کرتے رہے اور خدا کے فضل سے اس جماعت کی تبلیغی سرگرمیاں شاندار رہیں۔

تربیت

جماعت کی تربیت کے لئے عہدیداران جماعت انچارج مبلغ کے ساتھ بہت اخلاص کے ساتھ پورا پورا تعاون کرتے رہے۔ اور جماعت کو ترقی دینے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہے۔ مزید برآں (۱) درس قرآن مجید (۲) درس حدیث (۳) درس الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۴) کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۵) خطبات حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ۔ (۶) واعظانہ تقاریر۔ (۷) انفرادی نصائح۔ (۸) لائبریری (۹) انچارج مبلغ کے تربیتی لیکچروں وغیرہ کے ذریعہ تربیت و تعلیم کا انتظام کیا گیا۔

آمد و خرچ

عرصہ زیر رپورٹ میں چندہ عام زکوٰۃ۔ سکول فیس سکول گرانٹ اور چندہ تحریک و چندہ خاص وغیرہ میں کل آمد ۲۰۸۷ پونڈ ۳ شلنگ ½۹ پنس ہوئی اور تبلیغی تربیتی و تعلیمی اخراجات بمعہ خرچ مشن ہاؤس وغیرہ سال زیر رپورٹ میں ۱۹۳۸ پونڈ ۱۴ شلنگ ۶ پنس ہوئے

متفرقات

تبلیغی ضروریات کے پیش نظر عرصہ زیر رپورٹ میں چار دفعہ مجلس مشاورت کا اجلاس منعقد کیا گیا۔ جن میں سات سات سو کے قریب نمائندگان جماعتہائے احمدیہ گولڈکوسٹ شمولیت اختیار کرتے رہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سب مبلغین کا ہر قدم پر معین و مددگار رہے اور زیادہ سے زیادہ ترقیات عطا فرمائے آمین

(مرتبہ و نشر و اشاعت)

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعتوں کا فرض

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا امتحان ہر سال نظارت تعلیم و تربیت کے زیر اہتمام ہوتا ہے۔ جس کے لئے شروع سال میں ہی نصاب مقرر کر کے اس کا اعلان اخبارات میں کر دیا جاتا ہے۔ اس امتحان میں شریک ہونے والوں کی سہولت کا پورے طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ یعنی نصاب مقرر کرتے وقت اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھا جاتا ہے۔ کہ ہر لیاقت اور قابلیت کے لوگ سال کے اندر سہولت کے ساتھ مکمل تیاری کر سکیں۔ امتحان کی تاریخ بھی عام تعطیل کے دن رکھی جاتی ہے۔ سوالات کے پرچے جس جگہ کوئی رہائش رکھتا ہو وہیں بھجوائے جاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

ان تمام سہولتوں اور بار بار کی تحریکات کے باوجود مجھے افسوس ہے کہ ابھی اس امتحان کی طرف ویسی توجہ نہیں جیسی کہ چاہیئے۔ اور جماعت کی وسعت کے لحاظ سے امتحان میں شریک ہونے والوں کی تعداد بہت ہی کم ہوتی ہے گو اس سال کی تعداد خدا کے فضل سے پچھلے سالوں سے قریباً تین گنا بڑھ گئی ہے۔ لیکن ابھی بعض بڑی بڑی جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے بار بار کی تحریکات کے باوجود اس طرف توجہ نہیں کی۔ امید ہے اب وہ پچھلی سستی کو ترک کر کے اس اہم امر کے متعلق فوری توجہ کریں گی اور ان جماعتوں کے عہدہ دار پہلے خود امتحان میں شریک ہونگے اور پھر اپنی جماعت کے دوسرے افراد کو بھی توجہ دلائیں۔ جو احباب یا بہنیں امتحان میں شریک ہونا چاہیں۔ وہ اپنے نام۔ ولدیت سکونت اور مکمل پتہ سے نظارت تعلیم و تربیت کو مطلع کریں۔

جن جماعتوں یا اداروں نے نظارت ہذا کے ساتھ اس معاملہ میں تعاون کیا ہے۔ ان کے اسماء شکریہ کے ساتھ درج ذیل ہیں۔ جماعت ہائے کوئٹہ راولپنڈی۔ یادگیر۔ شملہ۔ کلکتہ۔ ملتان۔ حیدرآباد دکن۔ بھیرہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ۔ احمدیہ ہوسٹل لاہور۔ جامعہ احمدیہ قادیان۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ مدرسہ احمدیہ قادیان۔ نصرت گرلز سکول قادیان۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

غیر مبایعین میں تبلیغ کیلئے ایک ٹریکٹ

غیر مبایعین کے وساوس کے سدباب کے لئے ایک ٹریکٹ جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد نے شائع کیا ہے۔ جہاں غیر مبایع اصحاب ہوں وہاں کے احباب تین پیسہ کے ٹکٹ دو ٹریکٹوں کے لئے برائے محصولڈاک روانہ کر کے منگا سکتے ہیں۔

عاجز:۔ عبدالکریم سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ پشاور (مسجد احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

446

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۶ راگست۔ ہائی کورٹ نے تمام عدالتوں کے نام ایک حکم امتناعی جاری کیا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کے بے نامی ایکٹ کے ماتحت مدعیان کو زمینوں کی واپسی اس وقت تک ملتوی کر دی جائے۔ جب تک کہ ہائیکورٹ اس کا قطعی فیصلہ نہ کر دے۔

لنڈن ۶ راگست۔ وزارت خوراک نے حکم دیا ہے کہ کوئی شخص ضرورت سے زیادہ خوراک استعمال نہ کرے خلاف ورزی کی سزا تین ماہ سے دو سال تک قید اور پانچ سو پونڈ تک جرمانہ ہو سکتی ہے۔

قاہرہ ۶ راگست برطانیہ کے فوجی ہیڈکوارٹر نے اعلان کیا ہے۔ کہ اٹلی کی فوجوں نے تین اطراف سے یکدم برطانوی سمالی لینڈ پر حملہ بول دیا ہے۔

لنڈن ۶ راگست مانٹریل کارپوریشن کے میئر کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کیونکہ اس نے جبری بھرتی کے خلاف ایک تقریر کی تھی۔ خیال ہے کہ وہ خطائی خیالات کا ہے۔

بخارسٹ ۶ راگست وزارت داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ قریباً سوا لاکھ لوگ بسریبیا میں چلے گئے ہیں کیونکہ وہ روسی عملداری میں رہنا چاہتے ہیں

بمبئی ۶ راگست وائسرائے نے اچھوت لیڈر ڈاکٹر امبیدکر کو ۱۳ راگست کو ملاقات کے لئے بلایا ہے۔

شنگھائی ۶ راگست جاپانی حکام نے امریکہ کا جو جہاز گرفتار کیا تھا۔ اسے رہا کر دیا ہے۔

میڈرڈ ۶ راگست سپین گورنمنٹ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اٹلی کا اس پر ۵ ارب لیرا قرض ہے جو ۱۹۴۲ء سے شروع کر کے ۲۵ سال میں اتارا جائے گا۔ جرمنی نے سپین کو جو مال خانہ جنگی کے دوران میں بھیجا تھا۔ اس کے عوض اسے دوسرا مال مہیا کر دیا گیا تھا۔

واشنگٹن ۶ راگست محکمہ تفتیش کے افسر اعلےٰ کا بیان ہے کہ امریکہ کے سمندری بیڑے۔ ہوائی جہازوں اور کارخانوں کو تباہ کرنے کے لئے نازی جاسوسوں نے انجنوں میں ایک ایسی خطرناک دھات کا برادہ ڈال دیا جو لوہے کو کاٹ دیتی ہے۔ بائلروں کے اندر بھی کوئی کیمیکل ڈالنے کی تجویز تھی امریکہ کی تباہی کے لئے نئے طریقے لوگوں کو سکھانے کے لئے ان لوگوں نے ایک سکول بھی جاری کر رکھا تھا۔

ٹوکیو ۶ راگست برطانیہ کی سالویشن آرمی کے سات ارکان جن میں صدر اور سکرٹری بھی ہے۔ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ان پر بھی جاسوسی کا الزام ہے۔

لنڈن ۶ راگست۔ پٹرول کی کفایت کے پیش نظر برطانیہ میں بجلی سے چلنے والی موٹروں کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ جنگ کے بعد ایسی موٹروں میں چھ ہزار کا اضافہ ہو چکا ہے۔ اور اس سال کے آخر تک ۸۶۰۰ اور بڑھ جائینگی اور اس طرح ساٹھ لاکھ گیلن کی بچت ہوگی۔

ایک اسلحہ ساز فیکٹری میں ایک بڑی پنسل ایجاد ہوئی ہے۔ جو لوہے کی پلیٹوں پر ایسے حروف لکھتی ہے جو شعلوں کی طرح چمکتے ہیں۔

ماسکو ۶ راگست۔ روس اور ترکی میں ایک نیا معاہدہ ہوا ہے۔ جس کی رو سے دونوں نے اپنی سرحدات سے فوجیں ہٹالی ہیں۔

لنڈن ۶ راگست اس وقت اسلحہ ساز کارخانوں میں ۷۵ ہزار اندھے جو پہلے بے کار تھے۔ کام کر رہے ہیں۔ بعض دفاتر میں ٹائپسٹ ہیں۔ بعض اسلحہ تیز کرتے اور بعض جرابیں بنتے ہیں۔

واشنگٹن ۶ راگست امریکہ کے امیر البحر سٹرلنگ نے ایک اخباری بیان میں کہا۔ کہ امریکہ اخلاقی طور پر تو جنگ میں شریک ہے۔ البتہ عملی طور پر شرکت باقی ہے۔

لنڈن ۶ راگست حبشہ سے اٹلی کا سلسلہ بالکل منقطع ہو چکا ہے۔ اس کے جہاز اب سویز تک نہیں پہنچ سکتے۔ ہوائی جہاز بھی راہ میں ہی گرا لئے جاتے ہیں۔

قاہرہ ۶ راگست۔ کل لیبیا کے ایک مقام پر ایک اطالوی موٹر دستہ کا برطانوی دستہ سے مقابلہ ہوا۔ مگر صرف پانچ منٹ کے بعد اطالوی فوج نے ہتھیار ڈال دیئے۔

لنڈن ۷ راگست جنگ شروع ہونے پر بہت سے ہندوستانی جبوتی سے آ گئے تھے۔ وہاں ان کی جائدادیں تا حال محفوظ ہیں۔ اور فرانسیسی حکومت ان کی دیکھ بھال کرتی ہے۔

دہلی ۷ راگست۔ آج ڈاکٹر ٹیگور کو آکسفورڈ یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر آف لٹریچر کی ڈگری عطا کی گئی۔ اس تقریب میں چیف جسٹس آف انڈیا بھی شریک ہوئے۔

قاہرہ ۷ راگست مصر کے سرکاری حلقوں نے اس خبر کو غلط قرار دیا ہے۔ کہ اطالوی فوجوں نے مصر پر چڑھائی کر دی ہے۔

حیفا ۷ راگست۔ آج اطالوی جہازوں نے حیفا پر بم گرائے۔ یہ اطالوی جہازوں کا حیفا پر تیسرا حملہ ہے

لنڈن ۷ راگست جرمن افسروں نے لکسمبرگ کے سکولوں میں جرمن زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دے دیا ہے۔ اسی طرح عدالتوں میں بھی اب جرمن زبان ہی استعمال کی جائے گی۔ لکسمبرگ کے ہوٹلوں اور راستوں کے نام بھی بدل کر جرمن نام رکھے جا رہے ہیں

ماسکو ۷ راگست۔ روس کا سمندری بیڑہ زور سے فوجی مشق کر رہا ہے اس مشق میں آبدوزیں چھوٹے اور بڑے جنگی جہاز اور ہوائی جہاز حصہ لے رہے ہیں۔

لکھنؤ ۷ راگست یو پی کی جنگی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ دیوالی کرسمس اور عیدین وغیرہ کے مواقع پر فوجیوں کو تحفے بھیجنے کے لئے لوگوں سے اپیل کی جایا کرے گی۔

لنڈن ۷ راگست جولائی کے آخر میں حکومت برطانیہ نے حکومت رومانیہ سے شکایت کی تھی کہ رومانیہ میں برطانیہ کے خلاف پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے اب بخارسٹ کی ایک خبر سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت رومانیہ نے اس بات کا وعدہ کر لیا ہے کہ برطانیہ کے مطالبات کا خیال رکھا جائے گا دریائے ڈینیوب میں برطانوی تجارتی جہازوں کے آنے جانے کا سوال بھی جلد طے ہو جائے گا۔

لنڈن ۷ راگست نازی آجکل یہ پراپیگنڈا کر رہے ہیں کہ برطانیہ اپنے بچاؤ کا ہزار انتظام کرے۔ جنہوں نے میجنو لائن کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا ہے ان کے سامنے برطانیہ کے حفاظتی انتظامات کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ مگر ان کا یہ پراپیگنڈہ بالکل جھوٹا ہے۔ فرانس پر جرمن قبضہ کی وجہ یہ نہیں تھی کہ انہوں نے میجنو لائن کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا بلکہ فرانس کے فوجی افسروں نے بہت سی غلطیاں کیں جن کی وجہ سے انہیں شکست ہوئی بلجیم کے ہتھیار ڈالنے نے بھی فرانس پر برا اثر ڈالا۔ اس کے علاوہ فرانس کے افسروں نے بھی اپنے ملک سے غداری کی مگر جرمنی کو یاد رکھنا چاہیئے کہ برطانیہ کے لیڈر اپنے ملک کو دھوکا نہیں دیں گے اس کے علاوہ جرمن کی کلدار فوج کو تیس سے سو میل چوڑے سمندر کو پار کر کے آنا پڑیگا۔ اور جب وہ فوج ساحل پر اترے گی تو اسے برطانیہ کی توپوں کی بوچھاڑ کا سامنا کرنا پڑے گا۔

وردھا ۷ راگست ڈاکٹر راجندر پرشاد تا حال وردھا میں بیمار پڑے ہیں ان کی حالت میں کوئی فرق نہیں ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دہلی ۷ راگست سلطنت برطانیہ کے مختلف ممالک کے نمائندوں کی ایک کانفرنس یہاں اکتوبر میں منعقد ہوگی۔ جس میں لڑائی کی ضرورتوں کے لئے سامان مہیا کرنے کے سوال پر غور ہوگا۔ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ ملایا اور برٹش افریقہ کے نمائندے اس میں حصہ لیں گے حکومت ہند کی طرف سے کامرس اور سپلائی کے ممبر شریک ہوں گے۔

قاہرہ ۷ راگست ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ لیبیا کی سرحد پر بالکل امن وامان ہے ۱۱ اطالوی جرنیل اور دوسرے اٹھارہ افسر قید کر لئے گئے ہیں۔

واشنگٹن ۷ راگست دفاعی امور سے متعلقہ ایک سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے۔ کہ جرمنی اور اٹلی کے ایجنٹ امریکہ میں کیا گل کھلا رہے ہیں۔ سیاست دان اور بیوپاریوں کے لباس میں بہت سے اطالوی اور جرمن جاسوس یہاں پونچ چکے ہیں اور بہت خطرناک ثابت ہو رہے ہیں۔ وہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ اپنی حکومتوں سے میل جول رکھتے ہیں۔

استنبول ۷ راگست ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ بہت سے ترک جن میں بعض افسر بھی شامل ہیں۔ جاسوسی کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ وہ جرمنی کے جاسوس تھے۔ اب ان کے خلاف مقدمہ کی کارروائی بند کمرہ میں شروع کی جائے گی۔

لنڈن ۷ راگست کل شب دشمن کے ہوائی جہاز پھر حملہ آور ہوئے اور دو اضلاع پر آتشگیر بم پھینکے۔ مگر کوئی نقصان نہ ہوا۔ نہ کوئی آدمی مرا نہ زخمی ہوا۔

" حکومت چین نے فرانسیسی حکومت کو تنبیہ کیا ہے۔ کہ اگر اس نے جاپانیوں کو فرانسیسی ہند چینی میں اڈے بنانے کی اجازت دی تو وہ اس کے خلاف فوجی کارروائی کرے گی۔

بمبئی ۷ راگست نیشنل لبرل فیڈریشن کا ایک وفد جمعہ کے روز پونا میں وائسرائے ہند سے ملے گا۔ جس میں سر چمن لال سیتلواڈ سرکاؤس جی جہانگیر پنڈت کنزرو۔ اور سر سپرو بھی شامل ہوں گے۔ فیڈریشن نے ایک میمورینڈم دفاع ہند کے مسئلہ کے متعلق بھیجا تھا۔ اب اس کے مطالب یہ وفد کھول کر بیان کرے گا۔ سر چمن لال اور سرکاؤس جی کو وائسرائے نے اگلے ہفتہ بمبئی میں ملاقات کے لئے بھی بلایا ہے۔

کراچی ۷ راگست آزاد مسلم کانفرنس کے صدر خان بہادر اللہ بخش نے کانگرس سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کا خاص خیال رکھے۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ کانفرنس کی طرف سے ایک سوال نامہ بڑے بڑے مسلم لیڈروں کو بھیجا گیا ہے۔ اکتوبر کے مہینہ میں جو اجلاس ہوگا اس میں ان سوالوں پر غور کیا جائے گا۔

مُفت زمین

سنہ ۱۹۱۱ء میں جس جگہ دہلی دربار ہوا تھا۔ اس کے قریب مکانات کے واسطے زمین مفت دیجا رہی ہے۔ جو لوگ ایک سال میں مکان بنا سکتے ہوں وہ ایک روپیہ بھیجکر سپرنٹنڈنٹ تقسیم اراضیات دہلی سے نقشہ فارم درخواست اور قواعد منگوالیں

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

حبوب عنبری

یہ گولیاں عنبر مشک موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق حافظہ کمزور اعضاء رئیسہ سرد پڑ چکے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں جسم فربہ چست و چالاک ہو جاتا ہے گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے جائز حاجتمند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہو جاتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے (۱۵ عہ)

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی کم آنا زیادہ آنا۔ نلوں میں درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی قے چہرہ کی بے رونقی چہرہ کی چھائیاں ہاتھ پاؤں کی جلن اولاد کا نہ ہونا۔ وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک دو روپے (عہ ۲)

مفرح مروارید عنبری

یہ ان قیمتی اجزاء سے مرکب ہے۔ موتی یاقوت زمرد۔ زہر مہرہ۔ خطائی۔ عنبر اشہب کستوری نیپالی۔ کشتہ مرجان۔ کشتہ یشب۔ زعفران وغیرہ یہ بے نظیر مرکب دل و دماغ جگر کو طاقت دیتی ہے۔ حافظہ کو بڑھاتی ہے خفقان نسیان کی دشمن ہے۔ خون کی کمی سر کے چکروں کو دور کرتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا کرتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر صفت ہے۔ دل کو قوی۔ بدن کو موٹا اور چہرہ کو بارونق بناتی ہے۔ ایسی مستورات جن کا دل دھڑکتا ہو۔ ان کے لئے مسیحائی کا اثر رکھتی ہے۔ ایام ماہواری کی کمی کو اصلی حالت پر لاتی ہے۔ بوڑھے جوان مرد۔ عورت سب کے لئے اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ پانچ تولہ تین روپے بارہ آنہ

تریاق معدہ وامعاء

یہ ایسا لاجواب مفید ترین پوڈر ہے۔ جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایت کافور ہو جاتی ہے۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ بدہضمی۔ گڑگڑاہٹ۔ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ قے بار بار پاخانہ آنا اور سعفہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ نیز ہر موسم میں اس کی ضرورت رہتی ہے۔ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے قیمت دو اونس کی شیشی ۱۲ محصولڈاک علاوہ۔

المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور الدین اعظم رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں وکشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ سنہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائے گا۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah